سوال

(42) مجازی محبت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا غیر اللہ سے محبت کرنا جائز ہے؟ میرا معاملہ یہ ہے کہ میں اپنے سکول میں اپنی معلمہ سے بہت متاثر ہوں، میں پرامید ہوں کہ آپ مجھے مایوس نہیں فرمائیں گے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر تمہاری استانی ایمان دار خاتون ہے تو تمہیں چاہئے کہ اس کے ساتھ اللہ کے لیے محبت کرو۔ اگر وہ ایمان دار نہیں ہے تو پھر ہرگز اس کے ساتھ محبت نہیں کرنی چاہئے کہ اللہ کے دشمنوں، کفار اور منافقوں کے ساتھ محبت نہیں رکھی جا سکتی۔ محبت و مودت صرف اہل ایمان کا حق ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ ... ١٠ سورة الحجرات

''مومن ہی آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

اور فرمایا:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلْيَهُودَ وَٱلنَّصَـٰرَىٰٓ أَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ... ٥١ سورة المائدة

''اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنے دوست مت بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔''

یعنی تمہیں جائز نہیں ہے کہ ان سے محبت رکھو یا ان کی حمایت کرو یا ان کی مدد کرو یا ان کا دفاع کرو یا ان کی مدح و توصیف کرو۔

بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُۥ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّـٰلِمِينَ ... ٥١ سورة المائدة

''وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جس نے ان سے دوستی کی تو پھر وہ انہی میں سے ہوا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

یہ سب آیات اس معنیٰ میں ہیں، آگے فرمایا:

إِنَّما وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسولُهُ وَالَّذينَ ءامَنُوا الَّذينَ يُقيمونَ الصَّلوٰةَ وَيُؤتونَ الزَّكوٰةَ وَهُم رٰكِعونَ ٥٥ وَمَن يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسولَهُ وَالَّذينَ ءامَنوا فَإِنَّ حِزبَ اللَّهِ هُمُ الغٰلِبونَ ٥٦ ... سورة المائدة

''تمہارا دوست تو بس اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے جو نماز قائم کرتے، زکوٰۃ دیتے اور رکوع (عاجزی) کرنے والے ہیں۔ اور جس نے اللہ سے دوستی کی اور اس کے رسول سے اور ان سے جو ایمان لائے تو بلاشبہ اللہ کا گروہ ہی غالب لوگ ہیں۔''

اور فرمایا:

يٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا تَتَّخِذوا عَدُوّى وَعَدُوَّكُم أَولِياءَ تُلقونَ إِلَيهِم بِالمَوَدَّةِ وَقَد كَفَروا بِما جاءَكُم مِنَ الحَقِّ يُخرِجونَ الرَّسولَ وَإِيّاكُم أَن تُؤمِنوا بِاللَّهِ رَبِّكُم إِن كُنتُم خَرَجتُم جِهٰدًا فى سَبيلى وَابتِغاءَ مَرضاتى تُسِرّونَ إِلَيهِم بِالمَوَدَّةِ وَأَنا۠ أَعلَمُ بِما أَخفَيتُم وَما أَعلَنتُم وَمَن يَفعَلهُ مِنكُم فَقَد ضَلَّ سَواءَ السَّبيلِ ١ ... سورة الممتحنة

''اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ سمجھو، تم محبت سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو حالانکہ وہ انکاری ہیں اس حق سے جو تمہارے پاس آچکا ہے، وہ لوگ رسول کو اور تمہیں محض اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اللہ پر جو تمہارا پروردگار ہے، ایمان لائے ہو۔ اگر تم میری راہ میں جہاد کےلیے اور میری رضامندی میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو) تم ان کی طرف پوشیدہ پوشیدہ محبت کے پیغام بھیجتے ہو، حالانکہ میں خوب جانتا ہوں جو تم نے چھپایا اور جو تم نے ظاہر کیا۔ تم میں سے جو بھی یہ کام کرے گا وہ یقینا راہ راست سے بہک جائے گا۔''

اور فرمایا:

هٰأَنتُم أُولاءِ تُحِبّونَهُم وَلا يُحِبّونَكُم وَتُؤمِنونَ بِالكِتٰبِ كُلِّهِ وَإِذا لَقوكُم قالوا ءامَنّا وَإِذا خَلَوا عَضّوا عَلَيكُمُ الأَنامِلَ مِنَ الغَيظِ... ١١٩ ... سورة آل عمران

''ہاں یہ تم ہی ہو جو ان (منافقین) کو چاہتے ہو، وہ تو تم سے کوئی محبت نہیں رکھتے، تم پوری کتاب کو مانتے ہو (وہ نہیں مانتے تو پھر محبت کیسی؟) یہ تمہارے سامنے اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہیں لیکن تنہائی میں مارے غصے کے انگلیاں چباتے ہیں۔''

اور فرمایا:

لا تَجِدُ قَومًا يُؤمِنونَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الءاخِرِ يُوادّونَ مَن حادَّ اللَّهَ وَرَسولَهُ وَلَو كانوا ءاباءَهُم أَو أَبناءَهُم أَو إِخوٰنَهُم أَو عَشيرَتَهُم ... ٢٢ ... سورة المجادلة

''آپ کسی قوم کو نہیں پائیں گے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ ان لوگوں سے محبت رکھیں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہوں، خواہ وہ ان کے آباء ہوں یا بیٹے یا بھائی یا خویش قبیلے والے۔''

تو ایک صاحب ایمان پر فرض ہے کہ اللہ کے اولیاء اور اس سے محبت کرنے والوں کے ساتھ محبت رکھے اور اللہ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھے۔ اللہ کےلیے محبت اور اللہ کےلئے غصہ اور ناراضی کا یہی مفہوم ہے اور یہ ایمان کا مضبوط ترین کنڈا ہے، دین اور عقیدے کا بنیادی اصول ہے اور لا الٰہ الا اللہ کا لازمی تقاضا ہے اور اللہ کے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے:

قَد كانَت لَكُم أُسوَةٌ حَسَنَةٌ فى إِبرٰهيمَ وَالَّذينَ مَعَهُ إِذ قالوا لِقَومِهِم إِنّا بُرَءٰؤُا۟ مِنكُم وَمِمّا تَعبُدونَ مِن دونِ اللَّهِ كَفَرنا بِكُم وَبَدا بَينَنا وَبَينَكُمُ العَدٰوَةُ وَالبَغضاءُ أَبَدًا حَتّىٰ تُؤمِنوا بِاللَّهِ وَحدَهُ... ٤ ... سورة الممتحنة

''بلاشبہ تمہارے لیے ابراہیم اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ اور اچھی پیروی ہے جب کہ ان سب نے اپنی قوم سے کہہ دیا تھا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت

کرتے ہوان سب سے بالکل بیزار ہیں، ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں، جب تک تم ایک اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ، ہم میں تم میں ہمیشہ کے لیے بغض و عداوت ظاہر ہو گئی۔''

اور فرمایا:

وَما كانَ استِغفارُ إِبرٰ‌هيمَ لِأَبيهِ إِلّا عَن مَوعِدَةٍ وَعَدَها إِيّاهُ فَلَمّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّ‌أَ مِنهُ إِنَّ إِبرٰ‌هيمَ لَأَوّٰهٌ حَليمٌ ﴿١١٤﴾... سورة التوبة

''اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لیے دعائے مغفرت کرنا صرف اس وعدے کے سبب تھا جو انہوں نے اس سے کر لیا تھا، پھر جب ان پر یہ بات ظاہر ہوگئی کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بے تعلق اور بری ہوگئے، بلاشبہ ابراہیم رحم دل اور حلیم الطبع تھے۔''

تو جیسے ایک مسلمان پر لازم ہے کہ وہ شرک سے بری اور بیزار رہے اسی طرح اس پر یہ بھی لازم ہے کہ مشرکین، کفار اور ملحدین سے بری اور بیزار رہے اور صرف اہل ایمان اور اہل اطاعت سے محبت رکھے اگرچہ وہ نسب اور وطن کے لحاظ سے کتنے ہی دور کیوں نہ ہوں اور کفار سے دشمنی رکھے خواہ وہ نسب اور وطن کے لحاظ سے کتنے ہی قریب کیوں نہ ہوں۔ اور یہی حقیقت ہے الولاء والابراء کی۔ یعنی اللہ کے لیے اہل ایمان سے دوستی اور اللہ کے لیے کفار و مشرکین سے براءت و بیزاری۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 88

محدث فتویٰ